ساتھ پیش کیا۔ وفاعی امور کے ماہر جنرل (ر) حمید گل نے سی ٹی بی ٹی پر امریکی سوچ کا تجزیہ کیا اور بھارتی جارحانہ عزائم کی روشنی میں پاکستان کے قومی مفادات کی حدود کا تعین کیا۔ پاکستان کے کامیاب ایٹمی پروگرام کے ایک انتہائی اہم کردار سلطان بشیرالدین محمود نے خالص فنی امور کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے کیا نقصانات ہیں۔ پھر تینوں فاضل مقررین نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیے۔

انسٹی ٹیوٹ نے اسی نوعیت کا دوسرا سیمی نار ۲۶ جنوری کو منعقد کیا جس میں سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی نے مجوزہ معاہدے کے خدوخال' اس کے محرکات' پاکستان کی وفاعی ضروریات اور درپیش چیلنج کو خوب صورت پیرائے میں بیان کیا۔ اس سیمی نار میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے دو خصوصی لیکچر دیے۔ پہلا لیکچر Issues in Focus اور دوسرا CTBT; Facts and Fiction پر مبنی تھا۔ انھوں نے نہایت جامع' مدلل اور مسکت کلام کے ذریعے مسئلے کے تمام پہلوؤں کو لفظی اختصار اور موضوعاتی وسعت کے ساتھ بیان کیا۔

زیر تبصرہ کتاب انھی سیمی ناروں کے مقالات اور مباحث پر مبنی ہے۔ بعض قیمتی ضمیمہ جات نے کتاب کو زیادہ موثر دستاویز بنا دیا ہے۔ نہایت قلیل وقت میں اتنے وسیع موضوع پر ایسی خوب صورت اور موثر پیش کش پر انسٹی ٹیوٹ مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس وقت پاکستان کی فضا سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے حق میں' حکومتی سطح پر اٹھائی گئی دھول سے اَٹی پڑی ہے جسے مزید دھواں دار بنانے میں حکومتی الیکٹرانک میڈیا پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ اس صورت حال میں راست فکر افراد کے لیے یہ کتاب' دلائل کے ایک قیمتی ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے (سلیم منصور خالد)۔

تذکرۂ خطاطین : محمد راشد شیخ۔ ناشر: ادارۂ علم و فن' ۱۰۸ بی الفلاح ہاؤسنگ پروجیکٹ' ملیر ہالٹ' کراچی۔ ۷۵۲۱۰۔ صفحات: ۲۵۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

فن خطاطی اسلامی ثقافت کا بنیادی جز ہے۔ گذشتہ تیرہ صدیوں کے دوران مسلمانوں نے نہ صرف اس فن کو زندہ رکھا بلکہ کئی نئے خطوط ایجاد کیے اور انھیں ترقی بھی دی۔ فن خطاطی کے ارتقا میں بنیادی عنصر مسلمانوں کا قرآن مجید سے عشق اور لگاؤ ہے اور اسی نے مسلمانوں کو اس بات پر مائل کیا کہ وہ کلام الٰہی کو زیادہ سے زیادہ خوب صورت انداز سے لکھیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے چالیس سے زائد خطوط ایجاد کیے جن میں سب سے مشہور کوفی' ثلث' نسخ' نستعلیق' دیوانی اور رقعہ وغیرہ ہیں۔

گذشتہ صدیوں میں فن خطاطی کے ضمن میں ترکوں کی خدمات اور ان کی سرپرستی ناقابل فراموش ہے۔ مصطفیٰ کمال کے جابرانہ اور غیر دانش مندانہ اقدامات کی وجہ سے ترکی میں فن خطاطی کے مدارس کو

بند کر دیا گیا تھا مگر اب اسلامی احیا کے جذبے کے تحت ان مدارس کا دوبارہ آغاز ہو چکا ہے۔ فن خطاطی کے اس احیا اور موجودہ دور کے ترک خطاطوں سے متعلق مناسب تفصیلات زیر تبصرہ کتاب میں موجود ہیں۔

اسلامی خطاطی کے بارے میں متعدد زبانوں (عربی' فارسی' ترکی' انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ) میں کئی کتب شائع ہو چکی ہیں لیکن اب تک اردو زبان میں کوئی معیاری کتاب موجود نہ تھی۔ جناب راشد شیخ کی زیر تبصرہ کتاب اپنے موضوع اور معیار کے لحاظ سے اردو زبان میں بہترین کتاب قرار دی جا سکتی ہے۔ اسے مہنگے ترین کاغذ پر نہایت اعلیٰ طباعت سے خطاطی کے سیکڑوں رنگین و سیاہ و سفید نمونوں سے مزین کر کے شائع کیا گیا ہے۔ بلاشبہ مصنف نے یہ کتاب مرتب اور شائع کر کے اردو ذخیرۂ کتب میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

عام طور پر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جدید ایجادات مثلاً کمپیوٹر وغیرہ کے بعد خطاطی ایک متروک فن ہے جس کا صرف ماضی سے تعلق تھا۔ جناب راشد شیخ نے بیسویں صدی کے نامور خطاطوں پر یہ کتاب لکھ کر اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ عالم اسلام میں یہ فن آج بھی پوری توانائی کے ساتھ زندہ ہے۔ مصنف نے سات ممالک کے بیس نامور خطاطوں کے حالات زندگی' کارنامے اور بہترین نمونے پیش کیے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستان' ایران' ترکی' مصر' عراق' لبنان اور بھارت شامل ہیں۔ ان میں سے پندرہ خطاط وہ ہیں جنھوں نے بیسویں صدی کے نصف آخر میں اپنے فنی شہ پارے پیش کیے ہیں۔

خطاطوں کے حالات زندگی اور ان کی خطاطی کے نادر نمونوں کے حصول کے لیے مصنف نے نہ صرف ذاتی محنت و مشقت برداشت کی بلکہ پانچ زبانوں کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد سے استفادہ کیا جس کی تفصیل مآخذ و مصادر میں پیش کی گئی ہے۔ کتاب میں خطاطی کے سیکڑوں نمونوں کو جاذب نظر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان میں قرآنی آیات' احادیث نبویہ' مختلف اشعار و اقوال و دیگر عبارات کو نامور خطاطوں کے مختلف خطوط میں نہایت سلیقے سے شامل کیا گیا ہے۔

جناب راشد شیخ خطاط نہیں ہیں بلکہ ایک اہم ادارے میں بطور سول انجینیر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ فن خطاطی سے محض ایک قلبی لگاؤ کے سبب وہ یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ کتاب کے اعلیٰ معیار کے پیش نظر' اس کی قیمت نہایت مناسب ہے۔ پروف کی بعض معمولی غلطیاں موجود ہیں۔ خطاطوں کا انتخاب جناب راشد شیخ نے خود کیا ہے اور اس پر دلائل بھی دیے ہیں مگر اس فہرست میں مزید اضافہ ممکن ہے' مثلاً: بھارت کے سید احمد صاحب رام پوری۔ نیز خطاطی کے مزید خوب صورت نمونوں کا اضافہ بھی ممکن ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب راشد شیخ اس کام کو مزید آگے بڑھائیں گے اور برعظیم میں خطاطی کی تاریخ پر ایک جامع کتاب بھی لکھیں گے (سید رضوان علی ندوی)۔